مقالات

جناب طیب شاہین لودھی
لیکچرار گورنمنٹ کالج مظفر گڑھ

شاتمِ رسولؐ کی سزا

قسط ۲ (آخری)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"اگر کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ یا کسی نبی کو گالی دے تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے، آپؐ کی تکذیب کفر وارتداد ہے۔ ایسے شخص سے توبہ کروائی جائے اور اگر وہ توبہ نہ کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔ اور اگر کوئی ذمی کھلے عام، اعلانیہ اللہ تعالیٰ یا کسی نبی کو گالی دیتا ہے، تو یہ عہد شکنی ہے، لہٰذا اسے قتل کر دو!" (الصارم المسلول ص۲۰۱)

قیاس واستنباط:

قرآنِ کریم کی واضح نصوص کے علاوہ ایسی آیات بھی ملتی ہیں جن سے یہ بات مستنبط ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وتوقیر اور آپؐ کی مدد ونصرت فرض ہے۔ چنانچہ قرآنِ مجید میں ہے:

"لِتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ"

(الفتح: ۹)

"تاکہ تم اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ، اس کی اعانت ومدد کرو اور اس کی توقیر کرو۔"

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهٖ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِيٓ أُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ"

(الاعراف: ۱۵۷)

"چنانچہ وہ لوگ جو اس پر ایمان لائیں، اس کی اعانت اور نصرت کریں اور اس نور کی اتباع کریں جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا ہے یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں!"

نیز فرمایا:

"إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ - الآیۃ!" (التوبۃ: ۴۰)

"اگر تم اس کی مدد نہیں کرتے (تو کوئی بات نہیں) اللہ تعالیٰ اس کی مدد کر چکا ہے۔"

یعنی یہ بھی واضح فرما دیا کہ اس فرض کی بجا آوری پر ہی ان کی فلاح کا دارومدار ہے۔ نیز آپؐ پر سب وشتم کا اظہار آپؐ کی تعظیم، عزت وتوقیر اور ایمان کے منافی ہے۔ لہٰذا تمام مسلمانوں کا اجتماعی فرض ہے کہ وہ آپؐ کی عزت وناموس کی حفاظت کریں۔ حفاظتِ ناموسِ رسالت کے لیے ایسے قوانین وضع کریں جس کی وجہ سے کوئی بدطینت، شیطانی فطرت رکھنے والا، زبان دراز شخص آپؐ کے بارے میں بدزبانی کی جرأت نہ کر سکے۔

توحید کا نفاذ اور ناموسِ رسولؐ کی حفاظت اسلامی حکومت کی اولین اور بنیادی ذمہ داری ہے۔ اگر کسی ملک کے سو فیصد باشندے مسلمان ہوں اور یہ دعویٰ بھی کریں کہ ہم نے نظامِ اسلام اور نظامِ مصطفیٰؐ نافذ کر دیا ہے، مگر صورتِ حال یہ ہو کہ ہر طرف شرک کے مظاہر ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرامؓ کی عزت وناموس غیر محفوظ ہو۔ تو نفاذِ اسلام کے دعوے محض خالی خولی ہوں گے۔ عمل سے عاری کھوکھلے نعروں سے ہم اسلام نافذ نہیں کر سکتے۔

بنابریں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور صدرِ اسلام کے فقہاء نے ایسے شخص کے قتل کا فتویٰ دیا ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب وشتم کرتا ہے۔

سب وشتم کیا ہے؟:

گزشتہ سطور میں پیش کی گئی کتاب وسنت کی نصوص اور صحابہ کرامؓ کے تعامل کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی کے بارے میں عمداً قصدِ جنایٔ کے ساتھ، تصریحاً، کنایۃً یا تعریضاً ایسے الفاظ استعمال کرنا جن سے آپؐ کے

حسب و نسب میں طعن، دین میں نقص، آپؐ کی ذات کا استخفاف، آپؐ کی تحقیر، آپؐ کی کسی عادت و خصلت میں عیب یا نقص اور آپؐ سے استہزاء و تمسخر لازم آتے ہوں، سب و شتم کہلائے گا۔"

راقم الحروف نے نصوص کے استقراء کے بعد سب و شتم کی مندرجہ بالا تعریف مرتب کرنے کی کوشش کی ہے۔ ممکن ہے یہ جامع اور مانع نہ ہو، اس میں مزید ترمیم کی گنجائش ہو سکتی ہے تاہم مکمل تعریف بھی اسی کے لگ بھگ ہوگی۔

شاتم رسولؐ کے بارے میں فقہاء کی آراء :

ابوبکر الفارسی شافعی فرماتے ہیں کہ اگر سب و شتم قذف کی نوع سے ہے اور اس کا مرتکب مسلمان ہے، تو یہ کفر ہے اور اس کی حد قتل ہے۔ اور قذف کی حد توبہ سے ساقط نہیں ہوتی۔[1]

امام ابن المنذرؒ اجماع نقل فرماتے ہیں کہ "جو کوئی صریح الفاظ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب و شتم کرتا ہے، وہ واجب القتل ہے"[2]

علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں :

"مجھے معلوم نہیں کہ اہل علم میں سے کسی نے اس بارے میں اختلاف کیا ہو کہ آپؐ پر سب و شتم کرنے والا اگر مسلمان ہے تو وہ واجب القتل ہے۔"[3]

علامہ ابن بطالؒ فرماتے ہیں :

"شاتم رسولؐ کی سزا کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ اگر شاتم رسولؐ غیر مسلم ذمی ہو تو امام مالکؒ سے ابن القاسم نے نقل کیا ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے الا یہ کہ وہ مسلمان ہو جائے۔ اور اگر شاتم رسولؐ مسلمان ہو تو اس کو قتل کر دیا جائے گا اور اس سے توبہ نہیں کروائی جائے گی۔"[4]

امام ابن المنذرؒ نے یہودی وغیرہ اہل ذمہ کے بارے میں امام لیث بن سعدؒ، امام شافعیؒ

---

[1] فتح الباری شرح صحیح البخاری۔ علامہ ابن حجر عسقلانیؒ ص ۲۸۱/۱۲ [2] معالم السنن علامہ خطابی ص ۱۹۹/۶ فتح الباری ص ۲۸۱/۱۲ [3] فتح الباری ص ۲۸۱/۱۲ [4] ایضاً

امام احمد بن حنبلؒ، اور امام اسحاق بن راہویہ سے بھی یہی نقل کیا ہے۔[1]

فقہائے کوفہ حنفیہ وغیرہم کا مذہب یہ ہے کہ اگر شاتم رسولؐ مسلمان ہے تو اس پر ارتداد کا حکم نافذ ہوگا۔ اور اگر غیر مسلم ذمی ہے تو اس کو تعزیر دی جائے گی۔[2] امام اوزاعیؒ اور امام مالکؒ کے بعض شامی تلامذہ ان سے نقل کرتے ہیں کہ اگر شاتم رسولؐ مسلمان ہے تو یہ ارتداد کے زمرے میں آتا ہے اور اس سے توبہ کروانی چاہیئے۔"[3]

مگر حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینا ارتداد سے زیادہ بڑا جرم ہے۔ سبِ انبیاءؑ کے مفاسد ارتداد کے مفاسد سے بڑھ کر ہیں۔ سبِ رسولؐ سے مسلمانوں کو تکلیف پہنچتی ہے، ان کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ شاتمِ رسولؐ کو قتل کی سزا دیئے بغیر اہلِ ایمان کے غیظ وغضب کو فرو نہیں کیا جا سکتا۔ بنا بریں صحابہ کرامؓ نے شاتمِ رسولؐ کو اس سے توبہ کا مطالبہ کئے بغیر قتل کروایا ہے تاکہ حرمتِ رسولؐ کسی کے طعن کا نشانہ نہ بن سکے۔ اور یہ ممکن نہ ہو سکے کہ کسی بد باطن شیطان کا جب دل چاہے آپؐ کی عزت وناموس پر زبانِ طعن دراز کرے اور تلوار کو سر پر دیکھ کر توبہ کرلے۔ نیز اس اعتبار سے بھی ارتداد اور سبِ رسولؐ میں فرق ہے کہ اس میں حقِ نبیؐ پر زد پڑتی ہے اور حقوقِ انبیاءؑ کو معاف کرنا حکومت کے دائرہ اختیار سے باہر ہے۔

شاتمِ رسولؐ کی توبہ:

فقہاء کی اکثریت اس طرف گئی ہے کہ جو کوئی کسی نبیؐ یا فرشتے کو گالی دیتا ہے یا اس پر قذف لگاتا ہے یا عیب جوئی کرتا ہے یا اس پر لعنت بھیجتا ہے یا ان کا استخفاف کرتا ہے، تو اس کی سزا قتل ہے۔ اگر اس نے اعلانیہ گالی وغیرہ دی ہے تو عدالت اس کی توبہ قبول نہیں کرے گی۔ خواہ یہ توبہ قابو پانے سے قبل ہی کیوں نہ ہو۔ یہ اگرچہ ارتداد ہی کی ایک نوع ہے، تاہم اسے ایک خاص حد کے تحت قتل کیا جائے گا۔ یہ امام مالکؒ کا مذہب ہے۔[4]

امام احمد بن حنبلؒ کا مذہب، جو ان کے اصحاب کی اکثریت نے روایت کیا ہے،

---

[1] فتح الباری ص ۲۸۱/۱۲ [2] ایضاً [3] الشفاء ۱۹۷/۲ [4] التشریع الجنائی الاسلامی جلد ۲ ص ۲۴

یہ ہے کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کو گالی دیتا ہے یا تنقیص کرتا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ان کی والدہ پر قذف لگاتا ہے[1]، اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی[2]۔ ان کی دلیل یہ ہے:

"وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۚ - الآية!

(التوبۃ: ۶۵-۶۶)

"اگر آپؐ ان سے پوچھیں تو وہ یقیناً یہی کہیں گے کہ ہم تو محض ہنسی مذاق کر رہے تھے۔ کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ تعالیٰ اُس کے رسولؐ اور اس کی آیات کے ساتھ استہزاء و تمسخر کرتے تھے۔ اب تم معذرت نہ کرو۔ تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کا ارتکاب کیا ہے۔"

امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب فرماتے ہیں کہ شاتم رسولؐ سبّ وشتم کی بنا پر مرتد اور واجب القتل ہے۔ لیکن اگر وہ توبہ کرے تو اس کی توبہ قابلِ قبول ہے[3]۔ یہی مذہب امام اوزاعیؒ، امام سفیان ثوریؒ اور تمام اہلِ کوفہ کا ہے۔ امام مالکؒ کے بعض شامی اصحاب نے امام مالکؒ کا بھی یہی مذہب نقل کیا ہے۔ مگر ان کا صحیح مذہب وہی ہے جو گزشتہ سطور میں گزر چکا ہے اور جسے ان کے اصحاب کی اکثریت بیان کرتی ہے۔ عبدالقادر عودہ مرحوم نے التشریع الجنائی الاسلامی میں ابنِ عابدینؒ کے حوالے سے اس بارے میں حنفیہؒ کی دو آراء کا ذکر کیا ہے اور دوسری رائے یہ ہے کہ شاتمِ رسولؐ کی توبہ مقبول نہیں[4]۔ مگر علامہ ابنِ عابدینؒ نے دوسری رائے کا سختی سے رد کیا ہے۔

امام شافعیؒ کا راجح مذہب یہ ہے کہ اگر شاتم رسولؐ توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول کی

---

[1] المغنی لابن قدامہ ص ۲۳۲/۸ طبع ریاض [2] الصارم المسلول ص ۲۵۴ [3] کتاب الخراج لابی یوسف ص ۱۸۲ طبع بیروت، کتاب الشفاء ص ۱۸۹/۲، الصارم المسلول ص ۳۰۲۔ حاشیہ ابن عابدین ص ۲۹۰/۲ [4] التشریع الجنائی الاسلامی ص ۲۶/۲

جائے گی اور اس کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ عبد القادر عودہ شہیدؒ نے اسنی المطالب اور نہایۃ المحتاج کے حوالے سے شافعیہ میں دو اور آراء کا ذکر کیا ہے:

۱۔ اگر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دیتا ہے یا آپؐ پر قذف لگاتا ہے، تو اس حد میں قتل کر دیا جائے گا اور اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ کیونکہ نبی کو گالی دینے یا اس پر قذف لگانے کی حد قتل ہے اور قذف کی حد توبہ کرنے سے ساقط نہیں ہوتی۔

۲۔ دوسری رائے یہ ہے کہ قذف لگانے پر اس کو اسّی کوڑے لگائے جائیں گے اور گالی دینے پر اسے تعزیر دی جائے گی[1]

گزشتہ بحث میں جس توبہ کا ذکر کیا گیا ہے، یہ وہ توبہ ہے جو فرد اور حکومت کے مابین ہے، اور جسے ملزم ثبوتِ جرم کے بعد عدالت میں پیش کر کے معافی کا خواستگار ہوتا ہے۔ یہ توبہ شاتمِ رسولؐ کو حد سے نہیں بچا سکتی۔ البتہ اگر شاتمِ رسولؐ اپنے اس عظیم گناہ پر پشیمان ہوتے ہوئے صدقِ دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پاس توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ توّاب و رحیم ہیں، وہ آخرت میں اس کا مواخذہ نہیں کریں گے۔ واللہ اعلم!

شاتمِ رسولؐ اگر عورت ہو؟:

مرتد عورت کے بارے میں جمہور فقہاء کا مذہب یہ ہے کہ وہ واجب القتل ہے۔ اس مسئلہ میں مرد، عورت، آزاد اور غلام سب برابر ہیں[2]۔ شاتمِ رسولؐ عورت کے بارے میں امام احمدؒ بن حنبل اور امام مالکؒ کا وہی مسلک ہے جو ہم گزشتہ سطور میں بیان کر چکے ہیں۔ امام شافعیؒ اس سے توبہ کرواتے ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ مرتد عورت اور شاتمِ رسولؐ عورت کے قتل کا فتویٰ نہیں دیتے۔ ان کی رائے یہ ہے کہ اس عورت کو قید کر دیا جائے گا اور دوبارہ اسلام لانے پر مجبور کیا جائے گا ورنہ اسے قید رکھا جائے گا، یہاں تک کہ وہ قید ہی میں مر جائے[3]

"کتاب الخراج" میں قاضی ابو یوسفؒ کی عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ شاتمِ رسولؐ عورت کے بارے میں وہ بھی جمہور فقہاء کے ساتھ ہیں۔ فرماتے ہیں:

---

[1] الصارم المسلول ص ۳۱۳ ۔ التشریع الجنائی الاسلامی ص ۲/۲۵ [2] الشفاء جلد ص ۲/۲۲۶ التشریع الجنائی ص ۲/۲ [3] البدائع والصنائع ص ۱۳۵ طبع بیروت۔

"کوئی مسلمان اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے یا آپؐ کی تکذیب کرے یا آپؐ کی عیب جوئی کرے یا آپؐ کی تنقیص کرے تو وہ کافر ہے اور اس سے اس کی بیوی جدا ہو جائے گی۔ اگر وہ توبہ کرے تو ٹھیک ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا۔ یہی معاملہ عورت کا ہے۔ مگر امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ عورت کو قتل نہیں کیا جائے گا، اسے دوبارہ اسلام لانے پر مجبور کیا جائے گا"[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ اُمّی و ابی) کی شان میں بدزبانی کرنے والی عورت کی سزا کے بارے میں اپنا مسلک بیان کرتے ہوئے علامہ ابن تیمیہؒ "الصارم المسلول" میں رقمطراز ہیں:

"اگر شاتمِ رسولؐ مسلمان ہے تو اس کے قتل پر اجماع ہے۔ یہ مرتد یا زندیق ہی کی ایک قسم ہے۔ مرتد اور زندیق کی سزا متعین ہے۔ اور شاتمِ رسولؐ خواہ مرد ہو یا عورت، اُن کو قتل کیا جائے گا۔ شاتمِ رسولؐ کو اسلام کے حکم کے ساتھ قتل کیا جائے گا، کیونکہ اس کا قتل بالاتفاق حد ہے۔ اس کو قائم کرنا فرض ہے۔ ہم جو کچھ آپ کی خدمت میں پیش کر چکے ہیں اس میں سنّتِ نبویؐ اور اقوالِ صحابہؓ کے واضح دلائل موجود ہیں کہ اگر مسلمان عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بدزبانی کرے تو اس کو بھی قتل کیا جائے گا۔ ان میں سے بعض میں بدزبانی کرنے والی مسلمان عورت کے قتل کی تصریح موجود ہے اور بعض میں بدزبانی کرنے والی ذمی عورت کی تصریح ہے۔ اگر ذمی عورت کو سبِّ رسولؐ کی بنا پر قتل کیا جا سکتا ہے تو مسلمان عورت بدرجۂ اولیٰ سبِّ رسولؐ کی پاداش میں قتل کی مستحق ہے، صاحبِ تفقہ پر یہ امر پوشیدہ نہیں۔

اہلِ کوفہ میں سے بعض فقہاء (مراد ہیں امام ابو حنیفہؒ) کا قول ہے کہ مرتد عورت کو قتل نہیں کیا جا سکتا، تب ان کے مذہب کا قیاس یہ ہے کہ شاتمِ رسولؐ عورت کو بھی قتل نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ ان کے نزدیک شاتمِ رسولؐ مرتد ہے۔ ان کے مذہب میں یہ احتمال بھی موجود ہے کہ شاتمِ رسولؐ عورت کو حد میں قتل کیا جائے۔ جیسا کہ ان میں سے بعض کے نزدیک جادوگرنی اور راہزن عورت کو قتل کیا جاتا

[1] کتاب الخراج ص ۱۸۲

ہے۔ مگر ان کے اصول اس سے اباء کرتے ہیں۔

صحیح مذہب یہ ہے کہ مرتد عورت کو قتل کیا جائے گا۔ لہٰذا شاتمِ رسولؐ عورت بدرجہ اولیٰ قتل کی مستحق ہے۔ گزشتہ دلائل کی بنا پر یہی قرینِ صحت ہے[۱]"

اگر شاتمِ رسولؐ معاہد اور ذمی ہو؟ :

قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

" قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ "

(التوبۃ : ۲۹)

" اہلِ کتاب میں سے اِن لوگوں سے جنگ کرو جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان نہیں لاتے۔ اور جو کچھ اللہ اور اس کے رسولؐ نے حرام قرار دیا ہے اسے حرام نہیں سمجھتے۔ اور دینِ حق کو دین کے طور پر اختیار نہیں کرتے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں اور مطیع بن کر رہیں۔"

مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ کفار کے ساتھ اس وقت تک جہاد کریں جب تک وہ جزیہ نہ دیں اور مطیع اور ماتحت بن کر نہ رہیں۔ مندرجہ بالا آیتِ کریمہ میں یہ حقیقت بالکل واضح ہوتی ہے کہ مطیع بن کر رہنے والا ذمی سبِّ رسولؐ کا ارتکاب نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

" اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ - الآیۃ " (التوبۃ : ۱۳)

" کیا تم ان لوگوں سے جنگ نہیں کرو گے جنہوں نے اپنے عہد کو توڑ دیا اور رسولؐ کو ملک سے نکال باہر کرنے کا ارادہ کیا تھا؟"

---

[۱] الصارم المسلول ص ۳۵۲

سبِّ رسولؐ تو آپؐ کو آپؐ کے وطن سے نکال دینے سے زیادہ بڑا جرم ہے!

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

"وَإِنْ نَّكَثُوْا أَيْمَانَهُمْ مِّنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ" (التوبۃ: ۱۲)

"اگر وہ عہد کرنے کے بعد اپنے عہد کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین کے بارے میں بدزبانی کریں تو ائمہ کفر کے ساتھ جنگ کرو۔ ان کی کوئی قسم نہیں۔ شاید کہ وہ باز آئیں۔"

یہ آیت اس امر پر نص ہے کہ نقضِ عہد اور دین میں طعن کرنے پر کفار سے قتال کیا جائے گا۔ اور سبِّ رسولؐ دین میں سب سے بڑا طعن ہے۔ اور اس کا ازالہ شاتمِ رسولؐ کے قتل ہی سے ممکن ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِأَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ - الآیۃ!" (التوبۃ: ۱۴-۱۵)

"ان سے جنگ کرو، اللہ ان کو تمہارے ہاتھوں عذاب دے گا، انہیں رسوا کریگا، ان کے خلاف تمہاری مدد کرے گا۔ اور بہت سے مومنوں کے کلیجے ٹھنڈے کرے گا اور ان کے دلوں کے غضب کو دور کرے گا۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب وشتم اور دینِ اسلام میں طعن کرنا مسلمانوں کے غیظ و غضب کا باعث ہے۔ یہ آیت اس امر کی دلیل ہے کہ اس غیظ کا فرو کرنا اور مومنوں کے دلوں کی شفا شارع کا مطلوب و مقصود ہے۔ یہ غیظ شاتمِ رسولؐ کو قتل کی سزا دیئے بغیر فرو نہیں ہو سکتا اور نہ ان کے کلیجے ٹھنڈے ہو سکتے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْآ

اٰبَآءَھُمْ اَوْ اَبْنَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ۔

الاٰیۃ!" (المجادلہ: ۲۲)

"آپ ایسے لوگ نہیں پائیں گے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہوں، پھر ایسے لوگوں سے مودّت بھی رکھتے ہوں جنھیں اللہ اور اس کے رسولؐ سے دشمنی ہے۔ خواہ وہ ان کے باپ دادا ہوں، خواہ بیٹے ہوں اور خواہ بھائی اور رشتہ دار ہوں"

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے خلاف بدزبانی کر کے ان کو ایذا پہنچانا دشمنی کے مترادف ہے۔ ایسے دشمنوں سے مودّت و محبت ایمان کے منافی ہے۔ خواہ وہ عزیز و اقارب ہی کیوں نہ ہوں ___ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ کُبِتُوْا کَمَا کُبِتَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ۔ الاٰیۃ!" (المجادلہ: ۵)

"بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولؐ سے دشمنی کرتے ہیں ان کو رسوا کیا گیا جیسے ان سے پہلے لوگوں کو رسوا کیا گیا تھا"

محولہ بالا اور دیگر بہت سی قرآنی آیات نیز گزشتہ صفحات میں سنّتِ نبویؐ سے پیش کردہ نصوص اور صحابہ کرامؓ کے تعامل سے واضح ہوتا ہے کہ آپؐ کو زبان سے ایذاء پہنچانے والے ذمّیوں کی سزا قتل ہے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کو قتل کروایا ہے۔ شاتمِ رسولؐ خواہ ذمّی کافر ہو یا مسلمان، اسے قتل کیا جائے گا۔ اور توبہ کے لیے نہیں کہا جائیگا۔ چنانچہ امام مالکؒ، فقہائے اہلِ مدینہ، امام احمد بن حنبلؒ اور دیگر تمام فقہائے اہلِ حدیث نے اسی مسلک کو اختیار کیا ہے[1]

دارالاسلام میں رہنے والے غیر مسلموں کے ذمے دو قسم کے امور ہیں:

اوّل کچھ امور ایسے ہیں جن کا فعل ان پر لازم ہے۔ اگر وہ ان امور کو نہیں بجالائیں گے تو ان کا عہد ٹوٹ جائے گا۔ مثلاً جزیہ کی ادائیگی اور مملکت کے دیگر قوانین کی پابندی۔

ثانی کچھ امور ایسے ہیں جن کو ترک کرنا ان پر لازم ہے۔ پھر اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔ پہلی قسم

---

[1] الصارم المسلول ص۴ طبع ملتان

وہ ہے جس میں مسلمانوں کو ضرر پہنچتا ہے، جبکہ دوسری قسم وہ ہے جس میں ان کو کوئی نقصان لاحق نہیں ہوتا۔

پھر اس پہلی قسم کی مزید دو قسمیں ہیں۔ پہلی قسم وہ کہ جس میں ان کی جان و مال کو ضرر پہنچتا ہے۔ جیسے مسلمانوں کو قتل کرنا۔ راہزنی۔ دشمن کے لیے جاسوسی اور مسلم خاتون سے زنا وغیرہ۔ اور دوسری قسم وہ ہے، جس سے جان و مال کو ضرر تو نہیں پہنچتا البتہ اس سے ذلت و خواری اور عار لاحق ہوتی ہے۔ اس سے عام مسلمانوں کے جذبات بری طرح مجروح ہوتے ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، دینِ اسلام یا کتاب اللہ میں کوئی طعن وغیرہ۔ ان تمام امور سے عہد ٹوٹ جائے گا۔[1]

امام احمد بن حنبلؒ کے اصحاب کے کلام سے ظاہر ہے کہ شاتمِ رسولؐ ذمی کے قتل کے لیے دو ماخذ ہیں:

اوّل: نقضِ عہد

ثانی: شاتمِ رسولؐ کی حد قتل ہے۔ لہٰذا اس کو سبِّ رسولؐ کی حد میں قتل کیا جاتا ہے۔ یہی فقہائے حدیث کا قول ہے۔[2]

امام شافعیؒ سے جو نصوص مروی ہیں، ان سے واضح ہوتا ہے کہ سبِّ رسولؐ کی وجہ سے عہد ٹوٹ جائے گا اور یہ کہ شاتمِ رسولؐ کو حتمی طور پر قتل کیا جائے گا۔ اسے ابن المنذر اور خطابی وغیرہ نے نقل کیا ہے۔[3]

اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، کتاب اللہ یا دینِ اسلام کو برے الفاظ میں یاد کرنے کے بارے میں فقہائے شافعیہؒ کے دو گروہ ہیں:

پہلا گروہ وہ، جو یہ کہتا ہے کہ اس سے عہد ٹوٹ جائے گا، خواہ معاہدہ کی شرائط میں یہ امور داخل ہوں یا نہ ہوں۔ ان میں سے بعض کے نزدیک سبِّ رسولؐ کا معاملہ خاص ہے اور شاتمِ رسولؐ کو قتل کیا جائے گا۔

دوسرا گروہ ان امور کو مسلمانوں کے لیے عام ضرر رساں امور کی طرح شمار کرتا ہے۔

امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب کہتے ہیں کہ سبِّ رسولؐ سے عہد نہیں ٹوٹتا اور اس وجہ

---

[1] الصارم المسلول ص ۲۶۶ [2] الصارم المسلول ص ۲۵۴ [3] الصارم المسلول ص ۸

سے ذمی کو قتل نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اگر وہ بر سرِ عام آپؐ کے بارے میں بد زبانی کرتا ہے تو اس کو تعزیر دی جائے گی۔ جیسے ان برائیوں کے بر سرِ عام ارتکاب پر اس کو تعزیر دی جاتی ہے، جن کے اظہار کی ان کو اجازت نہیں۔ مثلاً ان کا اپنی کتاب وغیرہ کو باآوازِ بلند پڑھنا۔ امام طحاویؒ نے امام سفیان ثوریؒ سے بھی یہی نقل کیا ہے۔

حنفیہ کا اصول یہ ہے کہ وہ جرائم، جن میں حد یا قصاص کے طور پر قتل نہیں کیا جا سکتا، جیسے غیر دھار والے آلے (مثلاً لاٹھی یا پتھر وغیرہ) سے قتل کرنا یا فرج کے علاوہ کسی اور جگہ مجامعت کرنا وغیرہ۔ اگر مجرم اس جرم کا بار بار ارتکاب کرتا ہے تو امام اسے قتل کی سزا دے سکتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی راجح مصلحت کا تقاضا ہو تو امام مقررہ حد میں اضافہ بھی کر سکتا ہے۔ اس قسم کے جرائم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو یہ منقول ہے کہ آپؐ نے مجرم کو قتل کروایا ہے، تو آپؐ نے کسی راجح مصلحت کی بنا پر اسے قتل کروایا ہے۔ حنفیہ اس قتل کو بربنائے سیاست و مصلحت قرار دیتے ہیں۔ حاصل کلام یہ ہے کہ وہ جرائم، جن کے تکرار سے ان کی قباحت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے اور ان کے دیگر ہم جنس جرائم میں قتل کی سزا مشروع ہو، تو ان جرائم کے مرتکب کو تعزیراً قتل کیا جا سکتا ہے۔ اکثر فقہائے حنفیہ نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ اگر اہلِ ذمہ میں سے کوئی شخص بہت کثرت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بد زبانی کرتا ہے، خواہ وہ گرفتار ہونے کے بعد مسلمان ہی کیوں نہ ہو جائے، اسے قتل کر دیا جائے گا۔ یہ قتل مصلحت اور سیاست پر مبنی ہوگا۔ یہ ان کے اصولوں کے عین مطابق ہے۔[۱]

امام محمد بن حسن شیبانیؒ فرماتے ہیں کہ اگر ذمی عورت بر سرِ عام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بد زبانی کرتی ہو، تو اس کو قتل کر دیا جائے گا۔ اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ذمی مرد کو بھی قتل کر دیا جائے گا۔[۲]

علامہ ابنِ عابدینؒ فرماتے ہیں کہ اگر ذمی بر سرِ عام سبّ و شتم کرتا ہے یا وہ سبّ و شتم کا عادی ہے، خواہ عورت ہی ہو، اسے قتل کیا جائے گا۔ آج کل اسی پر فتویٰ ہے۔[۳]

علامہ عینیؒ، علامہ ابنِ ہمامؒ، علامہ رملیؒ اور علامہ ابو السعود کے نزدیک بھی شاتم رسولؐ کو قتل کیا جائے گا۔[۴] ذمی اگر سب و شتم میں حد سے بڑھ جائے تو اکثر حنفیہ کے نزدیک اس کو

۱؎ الصارم المسلول ص۱۰۔ حاشیہ ابنِ عابدینؒ ص $\frac{279}{3}$ ۲؎ حاشیہ ابنِ عابدین ص $\frac{280}{3}$
۳؎ حاشیہ ابنِ عابدین ص $\frac{276}{3}$ ۴؎ حاشیہ ابنِ عابدین ص $\frac{279}{3}$

تعزیراً قتل کیا جا سکتا ہے! — حنفیہ کے مندرجہ بالا تمام فتاویٰ تعزیر کے اصول پر مبنی ہیں۔

شاتمِ رسولؐ کے بارے میں گزشتہ صفحات میں پیش کردہ فقہاء کی آراء و فتاویٰ کا خلاصہ یہ ہے کہ شاتمِ رسولؐ اگر مسلمان ہو تو اسے ارتداد یا خاص حد کی بنا پر قتل کیا جائے گا۔ بعض فقہاء اس سے توبہ کرواتے ہیں اور بعض توبہ کروانے کے قائل نہیں۔ اسی طرح اگر شاتمِ رسولؐ ذمی ہو تو اسے سبِّ رسولؐ کے جرم کی پاداش میں قتل کیا جائے گا۔ یہ قتل حد کے طور پر یا نقضِ عہد کی بنا پر یا تعزیر کے طور پر ہوگا۔ شاتمِ رسولؐ کے بارے میں فقہائے حنفیہؒ کا مسلک اور رویہ سب سے نرم ہے مگر بایں ہمہ وہ بھی سبِّ رسولؐ کے عادی مجرم کو قتل کی تعزیر دیتے ہیں۔ بہر حال جرم کی قباحت اور ناموسِ رسولؐ کی حفاظت کے لیے اس سزا پر تمام فقہائے اُمت متفق ہیں۔

گزشتہ سطور میں سب وشتم کی پیش کردہ تعریف سے واضح ہے کہ سبّ وشتم کا اطلاق غیر مسلم ذمیوں کے عقائد پر نہیں ہوتا۔ مثلاً وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی اور رسول نہیں مانتے۔ ان کے یہ دلائل سبِّ رسولؐ کے زمرے میں نہیں آئیں گے۔ اسی طرح عیسائیوں کا یہ عقیدہ کہ مسیح علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں، سبِّ رسولؐ نہیں کہلائے گا۔ البتہ اسلامی ریاست میں اس قسم کے خلافِ اسلام نظریات کی تبلیغ کی روک تھام کے لیے علیحدہ قانون بنایا جاتا ہے۔

ردِّ تقلید اور حدیث کے حجتِ شرعیہ ہونے پر

حجیّتِ حدیث

شیخ ناصر الدین البانی کی مایہ ناز کتاب

ضخامت	ترجمہ	قیمت
۸۸ صفحات	حافظ عبد الرشید اظہر	۹ روپے صرف

ناشر: ادارہ محدث ۹۹ جے۔ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور